دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرینس نمبر:Nor-9968 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ:20-05-2019

جس پر دَم لازم ہو اور وہ دَم دینے پر قادر نہ ہو، تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے کسی مجبوری کے بغیر سلے ہوئے کپڑے پورے ایک دن تک پہنے رکھے، مگر فقیر ہونے کے سبب دم دینے پر قادر نہیں۔ کیا دم دینے کے لیے وہ قرض لے یا کسی سے مدد مانگے یا اس کے بدلے روزے رکھ لے یا فقط توبہ کر لینا کافی ہے؟ **سائل: صوفی اقبال ضیائی (مدینہ منورہ)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں زید پر توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ دم دینا بھی واجب ہے، اس کی بجائے روزے رکھنا یا صدقہ دینا یا محض توبہ کر لینا کافی نہیں، کیونکہ یہ جرم اختیاری ہے اور جرمِ اختیاری کے ارتکاب پر جہاں دم واجب ہو، وہاں دم دینا ہی لازم ہوتا ہے، اس کے بجائے صدقہ یا روزے رکھنا کفایت نہیں کرتا، البتہ دم کی ادائیگی فی الفور لازم نہیں، بلکہ بعد میں بھی دیا جا سکتا ہے، لہٰذا اگر زید کے پاس فی الوقت دم دینے کی استطاعت نہیں، تو انتظار کرے، جب استطاعت ہو تو خود یا کسی معتمد فرد کے ذریعے حرم میں ایک بکری ذبح کروادے، قرض لے کر دم کی ادائیگی کر سکتا ہو، تو قرض لے کر کرے۔ اگر زندگی میں دم ادا نہ کیا تھا کہ وفات کا وقت قریب آگیا، تو وصیت کرنا واجب ہے، بغیر وصیت کیے فوت ہو گیا، تو گنہگار ہو گا۔

کپڑے بغیر عذر ایک دن تک پہنے ہوں تو دم واجب ہے، اس کے بدلے کوئی دوسری چیز دینا جائز نہیں۔ جیسا کہ مناسک ملا علی قاری میں ہے: ”اذا فعل شیئا من ذلک علی وجہ الکمال ای مما یوجب جنایۃ کاملۃ

بان لبس یوما او طیب عضوا کاملا ونحو ذلک فان کان ای فعلہ بغیر عذر فعلیہ الدم عینا ای حتما معینا وجزما مبینا لا یجوز عنہ غیرہ بدلا اصلا“ ترجمہ: جب محرم نے مذکورہ کسی چیز کو علی وجہ الکمال کیا یعنی اتنی مقدار میں کہ جس سے جنایت کامل ہو جائے مثلاً ایک دن لباس پہنا یا ایک پورے عضو کو خوشبو لگالی وغیرہ تو اگر محرم نے کسی عذر کے بغیر ارتکابِ جرم کیا ہو تو اس پر معین و لازمی طور پر دم دینا واجب ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز اس کا بدل اصلاً نہیں ہو سکتی۔

(مناسک علی القاری، باب فی جزاء الجنایات، فصل فی جزاء اللبس، ص551، مکۃ المکرمۃ)

دم دینا متعین طور پر واجب ہو، تو اس کی جگہ روزہ رکھنا یا قیمت دینا وغیرہ کافی نہیں۔ جیسا کہ علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:” حیث وجب الدم عینا لا یجوز عنہ ای بدلہ غیرہ من الصدقۃ والصوم والقیمۃ ای لا قیمۃ الھدی ولا قیمۃ الصدقۃ وانما یسقط بالاراقۃ فی الحرم“ ترجمہ: جہاں معین طور پر دم واجب ہے، اس کے بدلے کوئی دوسری شے یعنی صدقہ فطر ادا کرنا یا روزہ رکھنا یا صدقہ فطر یا ہدی کی قیمت دینا جائز نہیں، بلکہ حرم میں دم کا جانور قربان کرنے سے ہی دم ساقط ہو گا۔

(مناسک علی القاری، باب فی جزاء الجنایات، فصل فی انواع الکفارات، ص569، مکۃ المکرمۃ)

دم دینے پر قادر نہ ہونا، روزے رکھنے کا اختیار لینے کے لیے عذر نہیں، دم دینا متعذر ہو، تو دم ذمہ پر باقی رہے گا۔ جیسا کہ علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ” **وعدم القدرۃ علی الکفارۃ فلیست باعذار فی حق التخییر ،ولو ارتکب المحظور بغیر عذر فواجبہ الدم عینا او الصدقۃ فلا یجوز عن الدم طعام** او صیام ولا عن الصدقۃ صیام فان تعذر علیہ ذلک بقی فی ذمتہ“ ترجمہ: کفارے کی ادائیگی پر قادر نہ ہونا متبادل صورت کو اختیار کرنے کا عذر نہیں، لہٰذا اگر بغیر عذر کسی ممنوع کام کا ارتکاب کیا تو اس پر بعینہ دم یا صدقہ ہی واجب ہو گا (یعنی ان دونوں میں سے جو لازم آئے گا وہی دینا پڑے گا، اختیار نہیں ہو گا) لہٰذا دم کے بدلے کھانا کھلانا یا روزے رکھنا جائز نہیں ہو گا اور نہ ہی صدقے کے بدلے روزے رکھنا جائز ہو گا، اگر دم یا صدقہ دینا متعذر ہو تو بھی یہ چیزیں ذمہ پر باقی رہیں گی۔ (ردالمحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص671، کوئٹہ)

دم اور کفارے علی التراخی واجب ہوتے ہیں۔ نیز زندگی میں ادا نہ کیا، تو مرتے وقت وصیت کرنا واجب ہے۔

جیسا کہ لباب المناسک میں ہے: "اعلم ان الکفارات کلھا واجبۃ علی التراخی فلا یاثم بالتاخیر عن اول وقت الامکان ویکون مودیا لا قاضیا فی ای وقت ادیٰ وانما یتضیق علیہ الوجوب فی آخر عمرہ فی وقت یغلب علی ظنہ ان لو لم یؤدہ لفات فان لم یؤد فیہ فمات اثم ویجب علیہ الوصیۃ بالاداء۔۔۔ والافضل تعجیل اداء الکفارات" ترجمہ: جان لو کہ تمام کفارے علی التراخی واجب ہیں لہذا ادائیگی پر قادر ہونے کے باوجود تاخیر کرنے پر گنہگار نہیں ہو گا، جب بھی ادا کرے گا، ادا ہی ہو گا، قضا نہیں ہو گا البتہ عمر کے آخری حصے میں جب اسے موت کا ظن غالب ہو جائے کہ اب ادا نہ کیا تو کفارہ ذمہ پر باقی رہ جائے گا تو اسی وقت کفارہ ادا کرنے کا وجوب متوجہ ہو گا اور بغیر ادا کیے فوت ہو گیا تو گنہگار ہوا اور کفارہ ادا کرنے کی وصیت کرنا اس پر واجب ہے۔ افضل یہ ہے کہ کفارے جلدی ادا کر دے۔

(لباب المناسک، باب فی جزاء الجنایات، ص542، مکۃ المکرمۃ)

بغیر عذر جرم کا ارتکاب کیا تو اب صرف مقررہ کفارہ دینے سے بریٔ الذمہ ہو گا۔ جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: "اگر بے عذر ایک دن کامل یا ایک رات کامل یا اس سے زائد سر چھپا رہا تو خاص حرم میں ایک قربانی ہی کرنی ہو گی جب چاہے کرے، دوسرا طریقہ کفارہ کا نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص713، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

14 رمضان المبارک 1440ھ/20 مئی 2019ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مدنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔